REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۲۷ ظہور ۱۳۳۹ ہش ـ ۲۷ اگست ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— از مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب ——

ربوہ ۲۶ اگست بوقت نو بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

صدر ایوب مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے متعدد ممالک کا دورہ کرینگے

یکم نومبر کو آپ سعودی عرب تشریف لے جا رہے ہیں

کراچی ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں یکم نومبر کو مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے متعدد ممالک کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ آپ سعودی عرب اور مصر کا دورہ کرنے کے بعد برما، انڈونیشیا اور جاپان بھی جائیں گے ـــ وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر مملکت یکم نومبر کو بذریعہ طیارہ سعودی عرب تشریف لے جائیں گے۔ جہاں پر پانچ روزہ قیام کے دوران شاہ سعود کے ساتھ اہم گفت و شنید کریں گے۔ بعد ازاں آپ قاہرہ جائیں گے جہاں پر صدر ناصر کے مہمان کی حیثیت سے آپ ۱۲ نومبر تک قیام کریں گے۔

سعودی عرب اور مصر کے دورہ کے بعد اڑھائی ہفتے پاکستان میں قیام کرنے کے بعد آپ یکم دسمبر کو عازم برما ہو جائیں گے۔ جہاں سے آپ انڈونیشیا جائیں گے۔ اور پھر دسمبر کو ہانگ کانگ کے راستے آپ جاپان روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کا دورہ جاپان ۲۹ دسمبر کو ختم ہوگا۔

دہلی کے مضافات میں ۱۵ ہزار ایکڑ رقبہ زیر آب آگیا

اڑیسہ میں سیلاب سے پندرہ لاکھ اشخاص متاثر ہوئے۔ پچاس اشخاص ہلاک

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ دریائے جمنا میں طغیانی سے دہلی کے مضافات میں ۱۵ ہزار رقبہ زیر آب آگیا ہے۔ سیلاب سے علی پور اور شاہدرہ کے علاقے خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد دیہات کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان دیہات میں دو ہزار خاندانوں کو محفوظ مقامات پر بھیجا دیا گیا ہے۔ صوبہ

اڑیسہ میں تباہ کن سیلاب سے ۱۵ لاکھ افراد متاثر ہو چکے ہیں اور مرنے والوں کی تعداد پچاس ہو گئی ہے۔ صرف کٹک کے ضلع میں ۳ ہزار افراد پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور انہیں خوراک پہنچانا بھی ممکن نہیں رہا۔ مزید سات ہزار افراد نے سکندر پور کی پہاڑیوں پر پناہ لے رکھی ہے۔ انسانی لاشوں

م سے ہر طرف تعفن پھیلا ہوا ہے اور وبائیں پھیلنے کا خطرہ ہے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت اور درخواست دعا

ربوہ ۲۶ اگست۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو اعصابی کمزوری اور عارضہ قلب کی شکایت ہے۔ نیز آپ کی والدہ محترمہ بھی عرصہ دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سرگودھا ڈویژن یکم اکتوبر کو قائم ہوگا

لاہور ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے سرگودھا ڈویژن کا افتتاح اس سال غالباً یکم اکتوبر کو ہو جائے گا۔ اس نئے ڈویژن کا سربراہ ایک کمشنر ہوگا۔ اور اس میں لائل پور، جھنگ، سرگودھا اور میانوالی کے اضلاع شامل ہوں گے۔ نئے ڈویژن کی سفارش صوبائی نظم و نسق کی تنظیم نو کے کمیشن نے کی تھی۔ جس کے سربراہ مسٹر اختر حسین تھے۔ کمیشن کی رپورٹ کو صدارتی کابینہ نے منظور کر لیا تھا۔ نئے ڈویژن میں شامل ہونے والے مجوزہ اضلاع جھنگ اور لائل پور اس وقت ملتان ڈویژن میں شامل ہیں۔

ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری کو چیلنج کر دیا گیا

چندی گڑھ ۲۶ اگست۔ مشرقی پنجاب ہائیکورٹ میں بھارتی آئین کی دفعہ ۲۲۶ اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۱ کے تحت ایک ہیبس کارپس درخواست پیش کی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ انسدادی نظر بندی کے قانون کے تحت اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اپنی درخواست میں لکھا ہے۔ میں شرومنی اکالی دل کا صدر رہا ہوں جو بھارت میں سکھوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ اس لحاظ سے میں بھارتی سکھوں کا لیڈر رہا ہوں۔ درخواست میں پنجابی بولنے والوں کے الگ صوبے کے قیام کے مطالبہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے لکھا ہے کہ مجھے ۲۴ مئی ۱۹۶۰ء کو گرفتار کر کے انسدادی نظر بندی کے قانون کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔ درخواست میں بتایا گیا ہے کہ میری گرفتاری کے بعد دوسرے اکالی لیڈروں کی گرفتاری کے احکام بھی جاری *

* کئے گئے۔ جن کے مطابق سینکڑوں اکالیوں کو گرفتار کر کے ۲۴ مئی کی رات کو جیل میں ٹھونس دیا گیا (یاد رہے اس وقت مشرقی پنجاب اور دہلی میں ۲۵ ہزار کے قریب اکالی گرفتار کئے جا چکے ہیں) آپ نے لکھا ہے کہ میری گرفتاری اور نظر بندی بالکل ناجائز ہے

ام مظفر احمد کو بے خوابی اور بے چینی کی شکایت رہی

احباب کامل شفایابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور ——

ربوہ ۲۵ اگست بوقت پونے دس بجے شب بذریعہ فون

گزشتہ رات ام مظفر احمد کو بے خوابی اور بے چینی کی شکایت رہی۔ اور آج دن میں بھی قریباً یہی کیفیت رہی۔ کمزوری محسوس ہوتی رہی۔ اور درد کا احساس بھی زیادہ رہا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ چونکہ مصلحتاً نیند اور سکون کے ٹیکے بند کئے گئے ہیں۔ اس لئے غالباً اس کے نتیجہ میں یہ عارضی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ لیکن عام رفتار صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش سمجھی جا رہی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ ہفتہ میں دو دفعہ رپورٹ بھجوانا کافی ہوگا۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص ضرورت پیدا ہو جائے۔

احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ آج کراچی کے مشہور ڈاکٹر جمال صاحب جو اتفاق سے لاہور آئے ہوئے ہیں۔ اور ام مظفر احمد کے معالج رہ چکے ہیں عیادت کے لئے آئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ر اگست ۱۹۶۰ء

ایک اور گستاخی

اخبار السٹرٹیڈ لنڈن نیوز مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۶۰ء نے صفحہ ۱۰۸۷ پر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے جس میں آدمی اور کنگرو کے درمیان چھلانگ لگانے کے مقابلہ کا ذکر ہے محض جہالت کی وجہ سے ایک جملہ لکھا ہے۔ جس میں تشبیہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "جس طرح (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت محمد (صلعم) کا نعش تھا جس کو نہ زمین نے قبول کیا اور نہ آسمان نے"۔

یہ جملہ انگریزی میں ان پادریوں کے تعصب اور جہالت کی ایک مثال ہے جس کا وہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف یورپ کے عوام میں پراپیگنڈہ کرتے رہے ہیں اخبار مذکور کے جس ایڈیٹر نے یہ جملہ لکھا ہے اس نے محض اپنی پرلے درجہ کی جہالت کا اظہار کیا ہے چاہیئے کہ اسلامی ممالک حکومتی سطح پر اس کے خلاف سخت احتجاج کریں اور برطانوی حکومت کو متنبہ کریں کہ آئندہ ایسی حرکت نہ ہونے پائے۔

خواہ یہ جملہ ایڈیٹر نے خود لکھا ہے یا کسی نامہ نگار کی بے ہودگی کا نتیجہ ہے اس کی ذمہ داری اخبار کے ایڈیٹر پر ہی پڑتی ہے۔ حالانکہ برطانوی خواص و عوام کو مسلمان اقوام سے صدیوں سے واسطہ اور تعلق رہا ہے کتنی حیرت ہے کہ ان کا لکھا پڑھا طبقہ بھی یہ جاننے سے عاری ہے کہ آنحضرت صلعم کی ذات مسلمانوں کے خیال میں کیا مقام رکھتی ہے اور اس کے تعلق میں ان کے جذبات کتنے گہرے اور نازک ہیں۔

یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس کا ایک مشہور اخبار نویس کو علم نہیں ہونا چاہیئے۔ افسوس ہے امریکہ اور یورپ خاص کر برطانیہ میں بسا اوقات اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسی جاہلانہ باتیں شائع ہوتی رہی ہیں جس پر اسلامی دنیا نے احتجاج کیا ہے۔ اور بعض ایڈیٹروں نے معافی بھی مانگی ہے اور آئندہ ایسی غلطی کے ارتکاب سے بچنے کے وعدے کئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود گاہ بگاہ ایسی باتیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے متعصب پادریوں نے شروع ہی سے اسلام کے خلاف نہایت غلط باتیں یورپ میں پھیلا رکھی ہیں اور بعض باتیں ضرب الامثال کی حد تک مشہور کر رکھی ہیں چنانچہ کئی ایک ایسے جملے ہیں جن میں آنحضرت صلعم کا ذکر تحقیر کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یورپین لٹریچر میں یہ جملے عام تھے۔ صرف محتاط مصنفین اور اخبار نویس ہی ان کے استعمال سے بچے رہے ہیں۔

جب کبھی کوئی اہل قلم ایسی غلطی کا ارتکاب کرے اسلامی دنیا کو بڑے زور سے اسکے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلعم کا کیا مقام ہے اور آپ کی ذات کتنی بلند و ارفع ہے چاہیئے کہ اسلامی حکومتوں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اخبار مذکور کے ایڈیٹر کو سخت خط لکھے جائیں۔

دوسری بات جو اس ضمن میں عام لحاظ سے قابل عمل ہے وہ یہ کہ یورپین ممالک میں زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کی جائے اور جس طرح پادریوں نے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخانہ باتیں پھیلائی ہوئی ہیں اسی طرح آپ کی حقیقی زندگی کے صحیح حالات عوام تک پہنچائے جائیں اور ان کو بتایا جائے کہ ایک مسلمان کے نزدیک آپ کی کیا شان ہے اور آپ کی محبت ان کے دلوں میں کتنی گہری ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یورپین پادریوں اور عوام کے دلوں میں اسلام اور آنحضرت صلعم کے خلاف ابھی تک بہت کینہ ہے۔ اور آئے دن وہاں عوام کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام کے خلاف کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ٹریکٹ وغیرہ قسم کا لٹریچر بڑی شد و مد سے پھیلایا جاتا ہے۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ صرف یورپین زبانوں میں اسلامی لٹریچر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جائے اور جس طرح پادری لوگ انجیل وغیرہ کی اشاعت کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں اسی طرح گھر گھر پہنچائے جائیں۔ اسلام ایک علمی دین ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اگر صحیح طریق سے ان کو اسلام کا پیغام دیا جائے تو اپنا اثر نہ دکھائے۔

جماعت احمدیہ اپنی کم بساطی کے باوجود حتی الوسع کوشش کر رہی ہے کہ اسلام کا پیغام ہر انسان کے کان تک پہنچ جائے مگر یورپ کی مادی قوت اور دولتمندی کے مقابلہ میں یہ کام بہت قلیل ہے یہ کام بڑی وسعت اور تیزی کا خواہاں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امراء اور دولتمندوں کو بھی توفیق عطا کرے کہ وہ دنیا کے دھندوں سے دین کے کام کے لئے بھی کچھ فرصت نکالیں۔

احباب کرام کا شکریہ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

ام مظفر احمد کی تشویشناک بیماری میں احباب کرام (بہنوں اور بھائیوں دونو) نے جس رنگ میں ان کے اپریشن کی کامیابی اور ان کی صحت کی بحالی کے لئے دعائیں کیں اور ہمدردی اور محبت کا اظہار کیا اس پر میرا دل سب مخلصین کے لئے شکریہ کے جذبات سے لبریز ہے میں اپنے دوستوں پر فطرتاً بہت حسن ظن رکھتا ہوں لیکن حق یہ ہے کہ اس موقع پر انہوں نے میرے گمان سے بھی بڑھ کر محبت اور ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء مجھے اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیاری حدیث یاد آ رہی ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ سچے مومن آپس میں ایک جسم کا رنگ رکھتے ہیں۔ جب جسم کا کوئی عضو درد محسوس کرتا ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ جس طرح میری اس تکلیف اور پریشانی میں مخلصین جماعت نے محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور دعائیں فرمائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں بھی ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے خاص فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ میرے ہاتھ میں یہی دعا ان کی محبت اور ان کے اخلاص کا واحد بدلہ ہے۔

ایک دوست نے ہندوستان کے ایک دور دراز شہر سے میری تسلی کے لئے لکھا ہے کہ آپ گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ میں اس مخلص دوست کا ممنون ہوں مگر بتا دینا چاہتا ہوں کہ دراصل میری گھبراہٹ ایک طبعی بات تھی۔ کیونکہ اول تو دعاؤں کی قبولیت کے لئے دل میں بے چینی کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ دعا ایک محض رسم بنکر رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس وقت ام مظفر احمد وہ آخری بہو ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اپنے گھر سے رخصت ہو کر حضرت مسیح موعود کے گھر میں داخل ہوئی تھیں تیسرے میری ان کی رفاقت پر اس وقت قریباً چھپن سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ (کیونکہ میری شادی ۱۹۰۶ء میں ہوئی تھی) اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ دو جانوں کو گویا ایک جان اور دو قالب کا رنگ دے دیتا ہے۔ چوتھے وہ بہت مخیر اور غریب نواز ہیں۔ صدقہ و خیرات میں وہ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتی رہی ہیں اور اپنے تعلقات میں بھی انہوں نے کبھی غریب اور امیر میں فرق نہیں کیا بلکہ غالباً غریبوں کے ساتھ زیادہ ہی تعلقات رکھے ہیں۔

ان وجوہات سے میرے دل میں ان کی بہت قدر ہے اور ان کی تشویشناک بیماری میں میرے دل میں ان کے لئے بے چینی پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اور پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ جب گھر میں بیوی بیمار ہو تو خاوند کے لئے دینی کاموں میں عام حالات کی طرح حصہ لینا مشکل ہو جاتا ہے یہ رعایت وہ ہے جو خود ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو دی ہے بلکہ اس کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "ولاھلک علیک حق" یعنی تمہاری بیوی اور بچوں کا تم پر بھاری حق ہے" اسی ہدایت کے ماتحت انسان کا فرض ہے کہ اپنی رفیقۂ حیات کی علالت میں اس کے علاج اور اس کی خدمت کا پورا پورا حق ادا کرے اور یہ حق فکر مندی کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد مرحوم بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تیمارداری میں غیر معمولی فکر اور توجہ کے ساتھ حصہ لیا تھا۔

بالآخر میں پھر دوبارہ احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ام مظفر احمد کی بیماری میں غیر معمولی محبت اور غیر معمولی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر سے نوازے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ دوست اب بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ام مظفر احمد کو بعد کی تمام امکانی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور مجھے ہمیشہ اپنا عاجز اور حقیر بندہ رکھ کر اپنی رضا کے ماتحت خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد از لاہور۔ ۲۴ر اگست ۱۹۶۰ء)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ...

دینی علوم اور ہمارا اجتماعی فرض

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل

ایک زمانہ تھا کہ علم کے معنی اس نصاب کی تکمیل کے تھے۔ جسے آج مذہبی علوم کا نصاب کہا جاتا ہے کوئی تاجر ہوتا یا زمیندار صناع ہوتا یا سپہ سالار پروفیسر ہوتا یا مذہبی پیشوا جب بھی اسے رسمی علوم کے حصول کا خیال آتا تو اس کے پیش نظر یہی نصاب میں دسترس حاصل کرنا تھا۔ ہمارے تمام سابق بزرگ رسمی طور پر یہی کچھ پڑھے ہوئے تھے۔ سرسید احمد خان ایک روشن دماغ سیاست دان ایک کامیاب لیڈر اور علی گڑھ علمی تحریک کے نامور بانی تھے۔ لیکن ان کی علمی بنیاد جس نصاب پر تھی۔ اس کی تفصیل وہ خود اپنی زبانی یوں بیان کرتے ہیں "مجھ کو اپنی بسم اللہ کی تقریب بخوبی یاد ہے۔ سہ پہر کا وقت تھا اور آدمی کثرت سے جمع تھے۔ خصوصاً حضرت شاہ غلام علی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ مجھ کو لا کر حضرت کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ اور شاہ صاحب نے فرمایا پڑھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بسم اللہ پڑھ کر اقرأ کی اول کی آیتیں مالم یعلم تک پڑھیں۔ میں بھی ان کے ساتھ پڑھتا گیا۔ بسم اللہ ہونے کے بعد قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ سارا قرآن ناظرہ پڑھا تھا مولوی حمید الدین سے معمولی کتابیں کریما۔ خالق باری۔ آمد نامہ وغیرہ پڑھیں۔ پھر بعض اور استادوں سے فارسی میں گلستان بوستان اور ایسی ہی ایک آدھ کتاب سے زیادہ نہیں پڑھا۔ پھر عربی پڑھنی شروع کی۔ عربی میں شرح ملا۔ شرح تہذیب میبذی مختصر معانی اور مطول ما انا قلت تک پڑھی پھر حساب کی معمولی درسی کتابیں۔ تحریر اقلیدس کے چند مقالے۔ ہیئات میں شرح چغمینی تک اور ایک آدھ رسالہ متوسطات کا پڑھا۔ آلات رصد برجندی اور چند رسالے شل اعمال کرہ اعمال اصطرلاب۔ رسالہ صنعت اصطرلاب۔ ربع مجیب۔ ربع مقنطر ہزلال۔ جریب الساعہ پرکار تقسیم۔ پرکار متناسبہ اپنے ماموں سے پڑھے۔ طب میں حکیم غلام حیدر خاں سے قانونچہ موجز۔ معالجات سدیدی۔ شرح اسباب اور نفیسی امراض عین تک پڑھی۔ مولوی نوازش علی مرحوم سے فقہ میں قدوری۔ شرح وقایہ اور اصول فقہ میں شاشی نور الانوار۔ اور ایک آدھ اور کتاب پڑھی۔ مولوی فیض الحسن مرحوم سے مقامات حریری کے چند مقالے اور سبعہ معلقہ کے چند قصیدے پڑھے اور مولوی مخصوص اللہ سے مشکوۃ اور ایک حصہ جامع ترمذی کا اور کسی قدر اجزاء صحیح مسلم کے پڑھے۔ اور پھر قرآن مجید کی سند لی"۔

بس اس سے زیادہ جیسا کہ خود سرسید اقرار کرتے تھے۔ استاد سے انہوں نے کچھ نہیں پڑھا۔

حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ ایک مذہبی پیشوا ذہین اور تعلیم یافتہ افراد کی ایک منظم جماعت کے امام اور بہت بڑے روحانی بزرگ تھے۔ آپ اپنے درسی علم کی تحصیل کا حال اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"ابتدا میں میں نے اپنی ماں کی گود میں قرآن کریم پڑھا اور انہیں سے پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور پھر بھائی صاحب نے مجھے فارسی کی تکمیل کے لئے منشی محمد قاسم صاحب کشمیری کے سپرد کیا۔ انہوں نے مجھ پر بہت محنت کی۔ مرزا امام دین دیروی کے سپرد اس لئے کیا کہ خوشخطی سیکھوں

اس کے بعد میرے بھائی سلطان احمد صاحب نے باضابطہ عربی کی تعلیم دینی شروع کی۔ تقسیم کسور و مرکب کے لئے میں نے شیخ غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر نون میانی کو ٹھیکیدار بنایا۔ اقلیدس کے لئے منشی نہال چند ساکن شاہ پور کو منتخب کیا۔ عربی میں میں الفیہ منطق کے رسائل اور شرح عقائد پڑھ چکا تھا۔ اس کے بعد مولوی احمد الدین صاحب بگے والے میرے استاد مقرر ہوئے۔ ایک سال ان کے ہمراہ سفر و حضر میں رہا۔ اور عربی کی معمولی درسی کتابیں نہایت تکلیف سے پڑھیں۔ پھر رامپور میں ملا حسن اصول شاشی شرح وقایہ اور میبذی مختلف استادوں سے شروع کیں۔ میبذی پڑھتے میں مجھے بہت تعجب ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ جس چیز کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ اس کو ہمارے استاد بھی نہیں سمجھتے تھے۔ متنبی مفتی سعد اللہ صاحب سے اور صدرا وغیرہ مولوی عبد العلی صاحب سے پڑھے میر زاہد رسالہ اور میر زاہد ملا جلال کو بھی پڑھا۔ مگر بڑی بدمذاقی سے حکیم علی حسین صاحب لکھنوی سے نفیسی اور قانون کا عملی حصہ پڑھا حضرت مولوی عبد القیوم صاحب سے میں نے بخاری اور ہدایہ دونوں کتابیں پڑھیں۔ حدیث مسلسل بالاولیت میں نے مفتی صاحب سے سنی۔ مکہ معظمہ میں میں نے شیخ محمد خزرجی سے ابوداؤد اور سید حسین سے صحیح مسلم اور مولوی رحمت اللہ صاحب سے مسلم پڑھنا شروع کی۔ شیخ محمد خزرجی سے نسائی اور ابن ماجہ بھی پڑھ لیں"۔

یہ تھا آپ کا مکمل نصاب تعلیم۔

یہ دو نمونے میں نے مثال کے لئے بیان کئے ہیں۔ ورنہ اس زمانہ کی ساری سوسائٹی کا یہی رجحان تھا اور جب بھی کوئی تحصیل علم کا ارادہ کرتا تو اسے اسی نصاب سے واسطہ پڑتا۔ اس لئے اس کی ترویج و اشاعت کے لئے کسی خاص پروپیگنڈے یا تبلیغ کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن یہ زمانہ ہمارے دیکھتے دیکھتے بیت گیا۔ اور علم کی وسعتیں اتنی بڑھ گئیں کہ علوم کے اس وسیع و عریض سمندر میں مذکورہ بالا نصاب تعلیم کی حیثیت ایک ناقابل التفات معمولی سا جزیرہ بنانے کی رہ گئی۔ یہاں تک کہ آج یہ حصہ علم بڑی کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ تاہم اس انقلاب کے دوران میں اس علم کی قدر و منزلت کے کچھ کچھ آثار نظر آتے رہے۔ شرفاء کے طبقہ میں عام رواج تھا کہ اپنے بچوں کی تعلیم کا آغاز بسم اللہ سے کرتے اور لائق تعلیم یافتہ طلباء ایک بوریہ نشین عالم دین کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنا خواہ تھوڑے ہی عرصہ کے لئے پرائیویٹ طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے لئے ضروری سمجھتے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کے دلوں میں مشرقی علوم کی قدر تھی اور دین و مذہب سے انہیں بڑی حد تک لگاؤ تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں بعض اوقات خدمت دینی اور مذہبی علم کے فروغ کے قابل فخر مواقع میسر آجاتے۔ اور اس طرح عوام میں مذہب کے ساتھ وابستگی اور اس سے دلچسپی کے قائم رکھنے کی انہیں توفیق ملتی رہتی۔

درخواست دعا

محترم حاجی سیٹھ عبد اللطیف نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ عراق تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ دل صاحب فراش ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وصیت کی اہمیت

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آرہے ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دیگا۔ قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین الاولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد راہ جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔

ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(الوصیت صفحہ ۲۲-۲۳)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع دینی اور تربیتی اجتماع ہے جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے اندر نیک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان زراعت توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت اپریل ۱۹۵۹ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ماہ اگست میں سیکرٹریان زراعت اپنے اپنے ہاں کی پیداوار کی رپورٹ دیں تاکہ یہ موازنہ ہو سکے کہ کس نے زیادہ پیداوار حاصل کی ہے رپورٹ میں سابقہ سال کی پیداوار کا بھی موازنہ ہو۔ اسلئے جملہ سیکرٹریان زراعت مہربانی فرما کر اپنی کارگزاری معہ اوسط پیداوار گندم ۳۱ اگست تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دُور پیچھے ہے آگہی لوگو

بات کہتا ہوں کام کی لوگو
مت کرو ان سنی ان سنی لوگو

پھر سرِ طور کوئی آیا تھا
تم نے دیکھی وہ روشنی لوگو

پھر مسیحا کی آئی تھی آواز
پائی مُردوں نے زندگی لوگو

آ گئے ہم جنوں کی منزل پر
دُور پیچھے ہے آگہی لوگو

زندگی چیز کیا ہے عشق نہیں
زندگی زندگی سبھی لوگو

موردِ طعن ہو گئی ناحق
ہم نے جو بات بھی کہی لوگو

رونقِ کوئے یار ہیں ہم لوگ
مت کرو ہم سے بے رخی لوگو

کس قدر طول دے دیا تم نے
بات تو مختصر سی تھی لوگو

جس کے ناہید گیت گاتا ہے
چل کے دیکھو اسے کبھی لوگو

(عبد المنان ناہید)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری بھاوجہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی دائیں آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینائی ٹھیک ہو رہی ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(بشیر احمد خلافت لائبریری ربوہ)

۲۔ میرے ایک غیر احمدی معزز دوست محمد وارث خان صاحب وکیل بیت ور عرصہ دراز سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ انوار احمد ...

۳۔ اس عاجز کا بھانجہ عزیز نصیر احمد کٹی اسوقت راولپنڈی میں سخت بیمار ہے۔ خود کروٹ بھی نہیں لے سکتا۔ احباب جماعت جملہ صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ...

سے پہلے حالت پھر بھی کچھ اچھی تھی۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کے نوجوان تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ لیتے اگر وہ اپنی اس تعلیم کو مکمل نہ بھی کرتے تو بھی دو چار سال کی اس تعلیم کا ایک نمایاں اثر ان کے رجحانات اور زندگی کے لیل و نہار میں لازمی تھا۔ ایسے لوگ اب بھی جہاں کہیں ہیں وہ خاصہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے کا خاص ذوق اپنے اندر رکھتے ہیں۔ لیکن یہ رجحان اب قریباً قریباً ختم ہے اور اب اس تعلیمی ادارہ میں الا ماشاء اللہ صرف ایسے طبقے ہی داخلہ لیتے ہیں جنہوں نے بطور پیشہ کے اس لائن کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔ حالانکہ عام رجحان کے لئے ضروری ہے کہ ہر طبقہ کے افراد کچھ نہ کچھ وقت اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے صرف کریں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ عرصہ ان کا بے کار جائے گا۔ اول تو دین کی اہمیت دنیا کے کسی کام سے کم نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ دنیوی علوم کے لئے پندرہ سولہ سال صرف کرتے ہیں تو اپنے کئے ہوئے عہد کی خاطر دینی علم کے لئے ایک دو سال خرچ کرنا انہیں دوبھر نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی ایسے وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھنا چاہیئے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ آج سے تیس چالیس سال پہلے کا پڑھا ہوا احمدی خواہ وہ وکیل ہے یا ڈاکٹر یا پروفیسر ہے یا کوئی عہدیدار۔ جماعت کی نمایاں علمی خدمات کی توفیق پاتا ہے۔ لیکن آج کے وکیل اور ڈاکٹر کو پروفیسر اور عہدیدار کو مذہبی علوم کے میدان میں چند قدم چلنے تک کی ہمت نہیں پڑتی اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ پہلوں نے دین پڑھا تھا اور پچھلوں کو دین پڑھنے کے لئے نہ تو فرصت ملی ہے اور نہ ہی وقت حالانکہ جہاں تک قابلیتوں کا تعلق ہے ان کی قابلیتیں پہلوں سے کوئی زیادہ نہیں اور نہ وہ ان سے زیادہ کامیاب ہیں غرض اگر وہ اس پہلو پر چیں اور عمل کے لئے قربانی پیش کریں۔ خاص کر اپنے بچوں کے اندر اس کمی کو نہ رہنے دیں۔ جو غفلت کی وجہ سے ان میں رہ گئی ہے تو خدا ان کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے گا اور وہ دیکھیں گے کہ نہ صرف یہ کہ انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ ایک گمگشتہ خزانہ انہیں پھر واپس مل گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ جماعت اس کمی کو محسوس کرے اور اس کے تدارک کی کوئی راہ سوچے۔

عام لیڈروں میں سے مولانا محمد علی صاحب جوہر مولانا شوکت علی صاحب وغیرہ کو اسی رجحان نے مسٹر سے مولانا بنایا علامہ اقبال میں مذہبی علوم سے اس لگاؤ کو علامہ سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کے تلمذ نے ہی اجاگر کیا ہماری جماعت میں حضرت چوہدری نصر اللہ خانصاحب حضرت مولانا چوہدری شیر علی صاحبؓ چوہدری ابو الہاشم خانصاحب حضرت مولانا ذو الفقار علی خان صاحب گوہر اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو خدمت دین اور مذہبی تعلیم کے فروغ کا جو موقع ملا یا اس وقت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مکرم قاضی محمد اسلم صاحب مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور شیخ محمد احمد صاحب وغیرہ کو ملتا ہے اس کی بنیاد بچپن کی اسی تربیت پر ہے کیونکہ یہ اصحاب ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ مذہبی علم اور اس سے تعلق رکھنے والی زبانوں کے حصول کا چرچا گھٹا یا نہیں تھا۔ اگر کوئی صاحب ان بزرگوں کی بنیادی تعلیم کے حالات کی تحقیق کرے تو وہ میرے اس نظریے سے بکلی اتفاق کرے گا۔ بہرحال اس وقت عام رجحان مذہبی علوم کے بعض حصول کے حصول سے بالکلیہ منافی نہ تھا۔ لیکن اب جہاں تک تمام مسلمانوں کا تعلق ہے ان کے لئے مذہب کی حیثیت ثانوی بلکہ اس سے بھی پست ہے سکولوں اور کالجوں میں مضامین کی کثرت اس میں مزید روک بنی ہوئی ہے۔ صرف چند ناقابل التفات طبقے اپنی اقتصادی یا ذہنی مجبوریوں کی وجہ سے مذہبی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے تو قیام کی غرض ہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے یہ تجدید عہد ہمیں اس اہم فرض کی طرف بلا رہا ہے کہ مذہبی علوم کے فروغ سے ہم غفلت نہ برتیں آپ ذرا نظر دوڑا کر تو دیکھیں نئے نکلنے والے وکلاء پروفیسروں ڈاکٹروں اور اعلیٰ قابلیتیں رکھنے والے باثر لوگوں میں کتنے ہیں جو ان بزرگوں کی جگہ لینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ جن کا ذکر سطور بالا میں گذر چکا ہے۔ ملک عبد الرحمان صاحب خادم مرحوم ایک قابل وکیل تھے لیکن مذہبی علم کے حاصل کرنے کی جو کوشش انہوں نے کی اور جس طرح تبلیغ کی اہم ذمہ داری کو انہوں نے ادا کیا آج ان کی جگہ لینے والا انکے طبقہ میں کیا کہیں کوئی نظر آتا ہے؟ یہ بڑا اہم اور عظیم الشان کام صرف ...(؟) کے ایک مخصوص طبقہ سے تو ہونے سے رہا۔ اس کے لئے تو ساری جماعت میں تمام علمی تشنگی اور مذہب کا گہرا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ تقسیم ملکی

سفرِ حج بیتُ اللہ شریف

(از مکرم الحاج چودھری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی۔ ربوہ)

(سابقہ قسط کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۶۰ء)

(قسط چہارم)

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی دعا

دعاؤں کی ایک مستند کتاب ہمارے پاس تھی۔ شہر کے اندر داخل ہوتے ہوئے ہم نے نہایت تضرع کے ساتھ یہ دعا پڑھنی شروع کر دی ——— اللّٰھم ان ھٰذا الحرم حرمک والبلد بلدک والامن امنک والعبد عبدک جئتک من بلاد بعیدۃ بذنوب کثیرۃ واعمالٍ سیئۃ اسئلک مسئلۃ المضطرین الیک والمشفقین من عذابک ان تستقبلنی بمحض عفوک وان تدخلنی فی فسیح جنتک جنۃ النعیم۔ اللّٰھم ان ھٰذا حرمک وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار۔ اللّٰھم اٰمنی من عذابک یوم تبعث عبادک۔ اسئلک بانک انت اللّٰہ الذی لا الٰہ الا انت الرحمٰن الرحیم ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد وعلی اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

ترجمہ:۔ اے میرے اللہ یہ حرم تیرا حرم ہے۔ اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور امن صرف تیرا امن ہے اور بندہ صرف تیرا بندہ ہے۔ اے اللہ میں تیرے پاس دور دراز کے شہروں سے حاضر ہوا ہوں۔ اور بے شمار گناہ لے کر آیا ہوں۔ میرے پاس بہت سے برے اعمال ہیں۔ میں تجھ سے بے قراروں کی طرح سوال کرتا ہوں۔ ان لوگوں کی طرح مانگتا ہوں جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کہ تو محض اپنی مہربانی سے مجھے قبول فرما اور مجھے اپنی وسیع جنت میں نعمتوں والی جنت میں داخل فرما۔ اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے۔ تو اس جگہ میرا گوشت میرا خون میری ہڈیاں آگ پر حرام فرما۔ اے اللہ مجھے قیامت کے روز جبکہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری توحید کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں (اور شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے) کہ تو ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور ان کی آل اور ان کے صحابہؓ پر بہت بہت رحمت نازل فرما۔ اور ان پر سلامتی وارد فرما۔

مکہ مکرمہ میں رہائش کا انتظام

۲۱؍۵؍۶۰ کو غروب شمس سے کچھ پہلے ہم مکہ مکرمہ کی تنگ لیکن بارونق گلیوں میں سے گذرتے ہوئے محلہ شامیہ میں پہنچے۔ جہاں کہ ہمارے معلم مکرم صالح عبدالصمد صاحب ساعاتی کا مکان تھا۔ باہمی تعارف کے بعد انہوں نے ایک خادم کے ذریعہ ہمیں مکرم مسعود احمد صاحب خورشید اور میاں احمد گل صاحب پراچہ کی قیام گاہ پر پہنچا دیا۔ حجاج کی رہائش کے لئے مکہ مکرمہ میں مکانات کرایہ پر مہیا کرنا معلمین کا کام ہے۔ جو حجاج الگ مکان کرایہ پر لینے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ دن بھر معلم کی بیٹھک میں گذارتے اور رات کو کسی دکان کے برآمدے ہوئے تختے پر آرام کر لیتے ہیں۔ نیز منیٰ و عرفات میں ایسے شامیانوں میں دن گذارتے ہیں۔ جن کا کرایہ برائے نام ہو۔ جن کی مثال بفرڈ کلاس رکے ویٹنگ ہال سے دی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شیخ صاحب اور خاکسار کو اپنے مذکورہ بالا دو احمدی بھائیوں کے ساتھ ایک الگ کمرہ میں جو کہ انہوں نے قریباً تین صد ریال کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ نہایت آرام اور آسائش کے ساتھ رہنے کا موقعہ ملا۔ اس کے باعث تخلیہ میں نوافل اور اجتماعی دعاؤں کے نہایت قیمتی مواقع میسر آتے رہے۔ یہ کمرہ معلم صاحب کی بیٹھک کے قریب ہی ایک مکان کے بالائی حصہ میں تھا۔ پیمائش بمشکل ۹×۱۰ فٹ ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی غسل خانہ پاخانہ بجلی وغیرہ کی سہولتیں موجود تھیں۔ کھانا پکانے کے لئے ملتان سے آئے ہوئے ایک غریب حاجی کی خدمات حاصل تھیں۔ ان دال چائے وغیرہ گھر میں تیار کر لیا جاتا ہے اور روٹیاں بازار سے۔ عربوں کی روٹی ہمارے صوبہ سرحد کی طرز کی ہوتی ہے۔ اور بازار میں بڑی کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ روٹی کی قیمت چار آنے سے چھ آنے تک ہوتی ہے اور اوسط درجہ کی صحت کے آدمی کے لئے ایک وقت میں ایک روٹی کفایت کر جاتی ہے۔ ہمارا آنا ہمارے بھائیوں کے لئے قطعی طور پر غیر متوقع تھا۔ جس قدر خوشی ہمیں مکہ معظمہ میں ایک بنے بنائے گھر ملنے پر ہوئی اس سے کہیں زیادہ خوشی ہمارے ان دو مخلص بھائیوں کو ہمارے اچانک وردو سے ہوئی۔

ہمارے السلام علیکم کے جواب میں انہوں نے خوشی سے بے اختیار ہو کر بہت گہرا اور محبت بھرا وعلیکم السلام کہا۔ اور معانقہ کیا۔ مجھے اس وقت مکرم خورشید صاحب کی وہ ملاقات بھی یاد آگئی۔ جب کہ چند ماہ قبل تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں میری خواہش استمداد پر انہوں نے قطعی مایوسی کا اظہار فرمایا تھا۔ اس لئے اس اچانک ملاقات کے وقت میں محسوس کر رہا تھا کہ ان کی نظریں مسرت اور تعجب کے ملے جلے جذبات کے عالم میں مجسم استفہام بنی ہوئی ہیں۔ کہ "آپ کس طرح پہنچے؟" اور میرا دل حمد و ثنا کے رنگ میں یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

معلم کی مہمان نوازی اور مناسک کی ادائیگی میں راہنمائی

ہم سب اسی طرح وفورِ جذبات کے عالم میں تھے۔ کہ ایک عرب نوجوان ہاتھ میں کوکا کولا کی دو یخ بوتلیں لئے ہمارے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور ہمارے سامنے بوتلیں رکھ کر پینے کے لئے اشارہ کیا۔ مکرم پراچہ صاحب نے وضاحت فرمائی کہ یہ استقبالیہ ضیافت معلم صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ ہر حاجی کو آتے ہی مشروبات اور پہلے وقت کا کھانا پیش کرتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ عرفات میں دوپہر کا کھانا بھی معلم صاحب کی طرف سے ہی ہو گا۔ کچھ دیر بعد ایک اور خوش پوش نوجوان آیا۔ اور گلابی اردو میں گویا ہوا۔ "طواف کو جانا اس کے لئے تیاری ہو جائیں۔" ہم نے جلد جلد وضو کیا اور زینے سے اتر کر نیچے معلم صاحب کی بیٹھک میں پہنچے تو اسی خوش پوش نوجوان مطوف کے ہمراہ چار افراد مزید تیار کھڑے تھے۔ ہم چھ افراد جن میں ایک نحیف بڑھیا بھی شامل تھی۔ اپنے مطوف کے پیچھے پیچھے ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے بیت اللہ شریف کو پہلے طواف (طواف زیارت) کے لئے چل پڑے۔ ہمارے دائیں بائیں ہر قسم کی دکانیں نظر آئیں۔ بازار تنگ سے تنگ اور بھیڑ زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی حتیٰ کہ ایک مقام پر دم گھٹنے لگا۔ مطوف کی تاکید تھی کہ ہم سب مضبوطی سے ایک دوسرے کو تھامے رکھیں۔ اگر ایک بھی ہمارے گروپ سے الگ ہو گیا تو اس کو تلاش کرنا جوئے شیر کے لانے سے کم نہ ہو گا۔ ہم سب کو اسی نحیف بڑھیا کی بہت فکر تھی۔ مطوف بار بار پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتا۔ اور تسلی کر لیتا کہ وہ ہمارے ساتھ ہی ہے۔ ہماری حالت اس بازار میں ایسی تھی جیسے چند لکڑیوں کو اکٹھا باندھ کر دریا میں پھینک دیا گیا ہو۔ جدھر ہجوم کا ریلا جاتا ادھر ہی ہمیں مجبوراً جانا پڑتا۔ اس دشوار گذار راستہ سے جوں توں کر کے نکلے تو ہم نے خود کو نشیب کی طرف جاتے ہوئے پایا۔ بازار ختم ہو گیا۔ اور راستہ قدرے کشادہ۔ مطوف نے ایک بار پھر ہمارا جائزہ لیا اور بالخصوص نحیف بڑھیا کو بغور دیکھا۔ ہم اس وقت ایک گیٹ کے سامنے پہنچ چکے تھے "یہ باب السلام ہے" مطوف نے کہا۔ اس اچانک اطلاع نے دل میں جذبات کا ایک بے پناہ طوفان برپا کر دیا۔

(باقی پھر)

عہدہ میں ترقی اور اعانت الفضل

مکرم جناب ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب ایم بی بی ایس نے اپنے عہدے کی ترقی کی خوشی میں مبلغ پندرہ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ عہدے کی یہ ترقی مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

(مینیجر الفضل)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔

احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس خالصۃً دینی اور تربیتی اجتماع میں کثرت سے شریک ہو کر مستفید ہوں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ ماجدہ کو عرصہ سے شوگر اور دل کی تکلیف ہے۔ چند دنوں سے تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔

احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

(سردار رحمت اللہ قادیانی)

(۲) استانی کرم بی بی صاحبہ رہتاس ضلع جہلم چند دنوں سے چوٹیں آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضل الدین)

انصار اللہ کی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد اور کچھ عرصہ قربانی کرنے کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سستی پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ ایسے لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایک آدمی ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن نہ کھائے تو وہ یا تو مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ . . . . . تو اس کا پچھلا کھایا ہوا نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے۔ اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو اس کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر زعماء و ناظمین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ نیابت میں اس امر کا جائزہ لیں کہ اراکین انصار اللہ۔ مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض کو پورا کرنے میں کس حد تک کوشش فرما رہے ہیں۔ نیز اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ وہ مجلس کی مالی ضروریات کو پورا کرنے میں کیا کچھ مساعی فرما رہے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات چار ہیں (۱) چندہ مجلس (۲) چندہ تعمیر دفتر (۳) چندہ سالانہ اجتماع (۴) چندہ اشاعت لٹریچر۔

مجلس کی ان مالی تحریکات کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ مجلس کا ہر غریب سے غریب رکن بھی معمولی سی توجہ اور کوشش سے ان تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لے سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زعماء کرام و ناظمین ضلع اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں احباب کرام کا تعاون حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں تاکہ ہمارا ہر ایک بھائی اس جوئے شیریں سے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دائمی طور پر مستفید و مستفیض ہو سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے جس میں استقلال و دوام کا رنگ پایا جائے"

وما توفیقی الا باللہ۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ اعلان وصیّت میں اضافہ — وصیّت کرنیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

جب سے جماعت احمدیہ میں نظام وصیت کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی وقت سے دو ابتدائی چندوں کا ادا کرنا بوقت تحریر وصیت موصی کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایک تو چندہ شرط اوّل ہے جو معیّن نہیں ہے۔ مگر فی زمانہ ایک روپیہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن صاحب استطاعت اس مد میں جتنا زیادہ دینا چاہیں دے سکتے ہیں بلکہ انہیں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ دینا چاہیئے۔

دوسرا چندہ اعلان وصیّت کے لئے ہے۔ یہ چندہ اس وقت تک دو اخباروں میں وصیت کی اشاعت کی غرض سے چار روپے آٹھ آنے ہر وصیت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ مگر اب کتابت و طباعت اور کاغذ اتنا گراں ہو گیا ہے کہ ایک وصیت کے دو اخباروں میں اشاعت کے لئے چار روپے آٹھ آنے بالکل غیر مکتفی ثابت ہو رہے ہیں اور بعض رسائل اس اجرت پر وصایا چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۷ مورخہ ۶/۱۳ میں چندہ اعلان وصیت بجائے چار روپے آٹھ آنے کے پانچ روپے آٹھ آنے مقرر کر دیا ہے۔ یعنی فی وصیت ایک روپیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ لہذا وصیت کرنے والے احباب اور سیکرٹری صاحبان مال (جن کے پاس ایسے چندے مرکز میں بھجوانے کے لئے جمع ہوتے ہیں) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر نئی وصیت کے ساتھ اعلان وصیت کے لئے پانچ روپے آٹھ آنے اور شرط اوّل کی مد میں حسب استطاعت موصی جو کم سے کم ایک روپیہ ہو، لے کر بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

قواعد کے مطابق قائد خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ امسال بھی یہ انتخاب ۷ سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ہوں گے۔ انتخاب صرف قائدین اور زعماء کے ہوں گے۔ مجالس ابھی سے ان کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ کوشش کریں کہ (۱) یہ انتخاب مقررہ عرصہ کے اندر مکمل ہو کر مرکز میں پہنچ جائیں تا مرکز کی طرف سے منظوری کی اطلاع جلد بھجوا دی جائے اور سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نئے عہدہ داران اجتماع میں شریک ہو سکیں۔

۲۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہو گا۔

۳۔ انتخاب کی رپورٹ مقررہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ یہ فارم انشاء اللہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۰ء سے قبل جملہ مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ — جملہ قائدین کوشش کریں کہ انتخابات میں ایسے خدام منتخب ہوں جو پوری دلچسپی سے کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، تا خدام الاحمدیہ پوری توجہ سے خدمات بجا لا سکیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجبوریاں سب کیلئے ہوتی ہیں!

تحریک جدید کے سال رواں میں سے (جو کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے) قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں بجائیکہ دفاتر اول و دوم کی موعودہ رقوم میں سے کافی رقم ابھی قابل وصول ہے۔ سال کے آخر میں ایفائے عہد قدرے مشکل ہو جاتا ہے اور بعض احباب مجبوریاں پیش کرنے لگ پڑتے ہیں انہیں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد مستحضر رکھنا چاہیئے:

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہو گئے"

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ کا نمونہ اخلاص

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کے لئے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ ادا کرنے کا جذبہ جہاں افراد کی طرف سے ترقی پذیر ہے۔ وہاں مجالس اور لجنات بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ کوئٹہ کی لجنہ حلقہ مسجد نے اس مد میں ۱۵۰/- روپیہ ارسال فرمایا تو اسی جماعت کی لجنہ حلقہ اسلام آباد نے ۲۲۵/- روپیہ بھجوا کر فاستبقوا الخیرات کی مثال قائم کر دی۔ الفضل مورخہ ۳۱/۷ کے صفحہ پر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے نام سے جو ۲۲۵/- روپیہ دکھائے گئے ہیں وہ لجنہ حلقہ اسلام آباد کی مساعی کا ہی نتیجہ ہے فجزاھا اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ (اہلیہ ملک نواب الدین صاحب رضی اللہ عنہ سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) بعارضہ سرطان بلڈ پریشر اور اعصابی درد عرصہ سے بیمار ہیں۔ میری بیوی (برادر زادی مکرم حاجی نصیر الحق صاحب) تقریباً پانچ سال سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے اب دورہ دل میں زیادہ شدت آگئی ہے۔ میرے اعصاب بھی مدت سے کمزور چلے آرہے تھے۔ مگر اب تفکرات کے یورش سے اعصاب جواب دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دردمند دل سے دعا کی درخواست ہے۔ (صلاح الدین خالد از لاہور)

(۲) میرے ماموں قریشی محمد حسین صاحب بسنوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں آجکل ڈسکہ میں سخت بیمار اور داخل ہسپتال ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید شاہ میر احمد ابن مکرم سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی محلہ دار الرحمت۔ ربوہ)

(۳) خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب جو کہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے پریذیڈنٹ ہیں کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ان کو راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل کر دیا ہوا ہے۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (شعیب ضیاء ولد خانصاحب محمد یوسف صاحب ۲۸ فیروز پور روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۴) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے صحت کے لئے درخواست دعا ہے (ملک محمد دین خادم)

(۵) میرے لڑکے ناصر احمد کو کتے نے کاٹا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع سلیم پوری۔ پی۔ او۔ ایف واہ چھاؤنی)

(۶) میری اہلیہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ مصباح ربوہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم خورشید احمد گول بازار ربوہ)

(۷) عزیزم امجد حسین کوئٹہ میں ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خادم حسین کیانی)

(۸) میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ ان دنوں علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ملک فضل الرحمٰن پوتا شیخ محمد نصیب صاحب مرحوم)

(۹) چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری دین محمد صاحب مرحوم (آف ننگل باغبانان) چک ۳۶/۲ R.B کریانوالہ ضلع لائلپور چار ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے۔ آمین (محمد امین کریانوالہ)

صوبائی روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی املاک فروخت نہیں کی جائیں گی

بڑے شہروں کے سوا باقی صوبے میں کسی روٹ پر بورڈ کی اجارہ داری نہیں رہیگی

لاہور ۲۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ مغربی پاکستان میں روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی منقولہ و غیر منقولہ املاک کو پرائیویٹ کمپنیوں یا افراد کے پاس فروخت نہ کیا جائے اس سلسلہ میں ہفتہ عشرہ تک کوئی قطعی اعلان ہوگا۔

حکومت پاکستان نے انتظامی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق جون ۱۹۶۰ء میں یہ اصول تسلیم کیا تھا کہ ملک کے دونوں صوبوں میں روڈ ٹرانسپورٹ کا سارا کاروبار پرائیویٹ کمپنیوں کے سپرد کر دیا جائے۔ مگر دونوں صوبوں میں انتظامی کمیشن کی اس سفارش پر اس بنا پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اس طرح نہ صرف ٹرانسپورٹ بورڈوں کے ہزاروں ملازمین بے روزگار ہو جائیں گے۔ بلکہ بسوں میں سفر کرنے والے ادنیٰ و متوسط طبقہ کے مسافروں کو بھی پرائیویٹ کمپنیوں کی لوٹ کھسوٹ کا شکار ہونا پڑے گا چنانچہ مرکزی حکومت متعلقہ صوبائی حکام اور عوام کی اس رائے کے پیش نظر اب اس مسئلہ پر دوبارہ غور کر رہی ہے۔

باخبر صوبائی حلقوں کا خیال ہے کہ "مرکزی حکومت روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے ہزاروں ملازمین اور مسافروں کے مفاد کے پیش نظر یہ تجویز منظور کرے گی۔ کہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا کاروبار بدستور جاری رہے لیکن صوبہ میں کسی روٹ پر بورڈ کی اجارہ داری نہ ہو بلکہ تمام ٹرانسپورٹروں کو یہ اجازت ہو گی کہ وہ حسب خواہش ہر روٹ پر اپنی بسیں چلائیں۔ البتہ لاہور اور دوسرے بڑے شہروں میں ٹرانسپورٹ بورڈ کی اجارہ داری بدستور قائم رہے گی۔ کیونکہ شہروں میں ایک سے زیادہ اداروں کو بسیں چلانے کی اجازت نقصان دہ ہو گی۔

قائد اعظم کے مقبرہ کی بنیاد میں پاکستانی سکے ڈالے جائینگے

کراچی ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم میموریل فنڈ کمیٹی اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ قائد اعظم کے مقبرے کی بنیاد میں موجودہ پاکستانی سکوں کی ایک خاص تعداد مدفون کر دی جائے اس قسم کی تاریخی عمارتوں کی بنیادوں میں سکے مدفون کرنے ایک عام رسم ہے۔ جو قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کسی آئندہ زمانے کے لوگ اگر کھدائی کریں تو بنیاد سے نکلنے والے سکوں سے انہیں صحیح کیا تھ معلوم ہو سکتا ہے کہ عمارت کس زمانے میں تعمیر کی گئی تھی اور اسے تعمیر کرنیوالے کون لوگ تھے۔ اگر یہ تجویز منظور ہو گئی تو اس صورت میں خاص طرز کے تیار کردہ ایک صندوق میں سکے رکھ کر صندوق کو بنیاد میں مدفون کر دیا جائیگا البتہ اس صندوق میں عمارت کے بارے میں چند اور دستاویزات بھی رکھدی جائیں گی۔ یہ صندوق بہت گہری جگہ نہیں رکھا جائیگا البتہ خاص طریقے پر رکھے ہوئے چند پتھروں سے اسکی حفاظت کی جائیگی

مساجد اور مزاروں کو سرکاری تحویل میں لینے کا پہلا دور اس سال مکمل ہو جائیگا

آمدنی کو خیراتی کاموں پر صرف کرنے کی سکیمیں تیار کر لی گئیں

لاہور ۲۵ اگست مساجد اور مقبروں کو نظامت اوقاف کی تحویل میں دینے کا پہلا دور اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ ایک ذمہ دار افسر نے اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک ایک سو سات مقبروں، مساجد اور ان سے منسلک جائیدادوں کو نظامت اوقاف کی تحویل میں لیا جا چکا ہے۔

آپ نے کہا سارے صوبے کی وقف جائیدادوں کو نظامت اوقاف کی تحویل میں لینا بہت بڑا کام ہے اور اس کی تکمیل کے لئے کئی سال درکار ہیں۔ البتہ ایسے گنے چنے مقبروں اور مسجدوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کی وقف جائیدادوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے بلکہ ان کی آمدنی تلف کی جا رہی ہے۔ حکومت کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس آمدنی کو تلف ہونے سے بچایا جائے۔

آپ نے کہا۔ حکومت نے اس مفہوم کی سکیمیں تیار کر لی ہیں کہ ایسی وقف جائیدادوں کی خاص آمدنی خیراتی امور پر صرف کی جائے جن میں غریب طلبہ کو وظیفے دے کر پڑھانا بھی شامل ہے۔ آپ نے کہا آمدنی کا ایک حصہ اپاہج اور نادار لوگوں۔ بیوہ عورتوں اور یتیموں کی امداد پر بھی صرف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس کی امداد سے تعلیمی ادارے بھی کھولے جائیں گے۔

پیداوار بڑھانے کے لئے کنونشن

کراچی ۲۵ اگست وزارت تجارت نے بارہ اور تیرہ ستمبر ۱۹۶۰ء کو کراچی میں برآمدی تاجروں کا ایک کنونشن طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی غرض و غایت برآمد کو فروغ دینا ہے۔ کنونشن میں ۵۰ قسم کی اشیاء سے تعلق رکھنے والے برآمدی تاجروں اور صنعتکاروں کو شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے لیکن ان میں پٹ سن، روئی، چمڑا، کھالیں اون، چائے اور چاول شامل نہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو سنہ ۶۱-۱۹۶۰ء کے دوران اینٹوں کی سپلائی کے مندرجہ ذیل ٹھیکے کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز ۳۰ اگست سنہ ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہً تعداد	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ ریلوے کے نمونے کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی:-			
(الف) سب ڈویژن نمبر۱ لاہور	اینٹیں ۵,۰۰,۰۰۰	روپے ۵۰۰/-	۵۰ فیصد سپلائی ٹنڈر منظور ہونے کے بعد دو ماہ کے اندر اندر کرنا ہوگی اور بقیہ سپلائی اس کے بعد چار ماہ کے اندر اندر۔
(ب) سب ڈویژن نمبر۲ لاہور بشمول مطالبہ ڈی-ایس (ڈبلیو) و جنرل سٹیل ملز مغلپورہ	۸,۰۰,۰۰۰	روپے ۸۰۰/-	
(ج) سب ڈویژن نمبر۳ لاہور بشمول مطالبہ برج ڈپارٹمنٹ	۸,۰۰,۰۰۰	روپے ۸۰۰/-	

۱- صرف وہی ٹھیکے دار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں وہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۶۰ء سے قبل اپنے نام درج کرا لیں۔

۲- تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول ایام کار میں سے کسی روز بھی اس دفتر میں آ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۳۰ اگست سنہ ۱۹۶۰ء سے قبل جمع کرا دیں۔

۳- ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

اے آئی او ڈبلیو بدو ملہی کے لئے اینٹوں کی سپلائی آئی او ڈبلیو نمبر۲ لاہور کے گودام میں ہو گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
این، ڈبلیو، آر، لاہور

رسالہ الفرقان کے دس سالہ دور کے خاص معاونین

رسالہ الفرقان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے کہ:-

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۵ جنوری سنہ ۱۹۵۶ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

(الف) "رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور اسلام کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔"

(ب) "پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

احباب کرام!۔ رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ارسال فرما کر خود خریدار بنیں اور ایسا ہی دوسرے احباب کے نام رسالہ جاری کروا کر تبلیغ کا ثواب حاصل کریں۔

تازہ ترین تحریک پر "خاص معاونین" (دس سالہ دور کے لائف ممبر) بننے والے احباب دس سال کا رعایتی چندہ پچاس روپے بھیج کر:-

(۱) دس سال تک رسالہ حاصل کرتے رہیں گے۔
(۲) انہیں دس روپے کا مجموعی فائدہ بھی ہوگا۔
(۳) نیز رسالہ میں ایک سو بیس (۱۲۰) مرتبہ ان کے لئے دعا کی تحریک شائع کی جائے گی۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

کانگو میں سخت خانہ جنگی شروع ہونے والی ہے

وزیر اعظم لوممبا کے خلاف زبردست مظاہرہ۔ پولیس نے گولی چلادی

لیوپولڈول ۲۵ اگست۔ کانگو کے دارالحکومت لیوپولڈول میں وزیر اعظم لوممبا کے حامی اور ان کے مخالفین ایک دوسرے سے متصادم ہو گئے ہیں۔ مسٹر لوممبا نے ملک کے دوسرے حصوں سے مرکزی فوجوں کو دارالحکومت میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔

سرکاری حلقوں کے اعلان کے مطابق یہ فوجیں اس لئے لیوپولڈول واپس لائی جارہی ہیں کہ کسائی اور کاٹنگا کے علیحدگی پسند صوبوں پر بھرپور حملہ کیا جاسکے۔ لیکن مسٹر لوممبا کے اس اقدام نے ان کے مخالفوں پر شکوک و شبہات کی فضا طاری کر دی ہے اور وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ فوجیں ان کی سرکوبی کے لئے جمع کی جارہی ہیں۔ بہر حال دارالحکومت میں کشیدگی بڑھ رہی ہے اور کسی وقت بھی خانہ جنگی شروع ہونے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ کل مسٹر لوممبا وزیر اعظم کانگو جب پان افریقن کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے کے لئے پہنچے تو کانفرنس ہال کے باہر ان کے مخالفوں نے ان کے خلاف سخت مظاہرہ شروع کر دیا اور نعرے لگائے اس موقعہ پر پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلادی۔

لاہور کے کالج بند رہیں گے

لاہور ۲۶ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے حکم دیا ہے کہ ۱۴ ستمبر تک ضلع لاہور کے تمام کالج بھی بند رہیں گے۔ اس سے پہلے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت انہوں نے جو حکم جاری کیا تھا اس کا اطلاق کالجوں پر بھی ہوگا۔

نئی ریل کار — "سبک رفتار"

لاہور ۲۶ اگست۔ سرکاری طور پر یہاں بتایا گیا ہے کہ لاہور سے راولپنڈی کے درمیان ایر اور تھرڈ کلاس پر مشتمل جو ریل کار چلنا شروع ہو رہی ہے اس کا نام "سبک رفتار" رکھا گیا ہے۔

ملتان الیکٹرک سپلائی کمپنی کو مہلت

لاہور ۲۶ اگست۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر خورشید نے بتایا ہے کہ ملتان الیکٹرک سپلائی کمپنی کو ایک اور ماہ تک اپنی کارروائی جاری رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس مدت کے اختتام پر کمپنی کا بجلی گھر واپڈا کے حوالے کر دیا جائیگا۔

اولمپک مقابلے شروع ہو گئے

روم ۲۶ اگست۔ کل پاکستانی وقت کے مطابق رات کے ساڑھے آٹھ بجے روم میں اولمپک کھیل شروع ہو گئے ان کھیلوں میں پاکستان سمیت ۸۵ ملکوں کے پانچ ہزار سے زیادہ کھلاڑی حصہ لیں گے۔ صرف پاکستانی کھلاڑیوں کی تعداد ۶۳ ہے۔ کھیلوں کے افتتاح کے موقع پر کھلاڑیوں نے مارچ پاسٹ کیا جس کی سلامی صدر اٹلی نے لی۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے لڑکے ملک محمد خورشید ملازم طارق بس کمپنی سرگودھا کو اچانک پیٹ میں شدید تکلیف ہو گئی ہے۔ اس کی چھوٹی ہمشیرہ بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک فضل حسین احمدی مہاجر ربوہ)

(۲) میرے بھوپھا ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ میں بہت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(شیخ نور الحق۔ ربوہ)

کانگو جانے والا پاکستانی دستہ کراچی روانہ ہو گیا

دستہ سے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کا خطاب

راولپنڈی ۲۶ اگست پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے آج راولپنڈی میں پاکستانی فوج کے اس دستے کو الوداع کہی جو اقوام متحدہ کی فوج میں شامل ہونے کے لئے کانگو جانے والا ہے یہ دستہ دوسو جوانوں پر مشتمل ہے۔ اس دستے کی کمان لفٹیننٹ کرنل میاں شوکت علی کو سونپی گئی ہے۔ اس دستے میں نو جونیئر کمشنڈ آفیسر اور آرمی آرڈیننس کور کے پانچ افسر شامل ہیں۔ یہ دستہ آج عازم کراچی ہو گیا۔ یہاں سے وہ اکتیس اگست کو کانگو روانہ ہو جائے گا۔

جنرل موسیٰ نے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی نئی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اور کہا نئی ذمہ داریاں آپ کی موجودہ ذمہ داریوں سے بالکل مختلف ہیں۔ آپ کو دنیا کے سب سے اہم ادارے یعنی اقوام متحدہ کی امداد کے لئے چنا گیا ہے۔ آپ اپنے ملک کے نمائندوں کی حیثیت سے کانگو جارہے ہیں جو بین الاقوامی امن کا خواستگار ہے۔ آپ کو کانگو میں بہت سے چھوٹے اور بڑے ملکوں کے فوجی دستوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا موقع ملے گا۔ جب تک آپ کانگو میں رہیں گے۔ دنیا کی نظریں آپ کی جانب رہیں گی۔ اور آپ کے کام کا جائزہ بین الاقوامی معیار سے لیا جائے گا۔ کانگو میں آپ کی سپاہیانہ جدوجہد کی جانچ آپ کے نظم و ضبط اور اطاعت گذاری سے کی جائے گی۔

جنرل موسیٰ نے کہا کہ دستے کے ہر رکن کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ اس کا تعلق ایسی فوج سے ہے جس کا شمار دنیا کی بہترین فوجوں میں ہوتا ہے۔ اور وہ ایک ایسے ملک سے آیا ہے جو آزاد اور خود مختار ہے۔ اور اپنی آزادی کی حفاظت اور ترقی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ آپ نے کہا اس دستے کو جو کام سونپا گیا ہے اسے سیاسی بلکہ بین الاقوامی زاویہ نگاہ سے بھی بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایسا کام ہے کہ اسے انجام دینے کے لئے بڑے صبر و تحمل اور بردباری کی ضرورت ہے۔ ماسٹر جنرل آف آرڈیننس میجر جنرل فضل مقیم بھی جنرل موسیٰ کے ساتھ آئے تھے انہوں نے بھی دستے کو الوداع کہی۔

جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد

راولپنڈی ۲۶ اگست خیال ہے بیس ستمبر سے شروع ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت بجلی، ایندھن اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کریں گے۔ وفد میں چار سرکاری اور دو غیر سرکاری ارکان بھی شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ مشیروں کی ایک جماعت بھی ان کے ساتھ جائے گی جو وزارت خارجہ سے لی جائے گی۔ وفد کے دوسرے ارکان کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

تقریب شادی

ربوہ ۲۵ اگست آج تیسرے پہر فلائٹ لیفٹیننٹ عبد الرشید احمد صاحب بی اے۔ ابن محترم بابو عبد العزیز صاحب پنشنر کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح امۃ الحی صاحبہ بنت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کے ساتھ اگست ۵۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں متعدد افراد خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد محمد اسلم صاحب قریشی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(۳)

میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید تنویر احمد ابن سید احمد علی صاحب مرحوم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴